© rasailojaraid.com

اداریہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم قارئین کرام!

اس وقت رشد کا چھٹا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس شمارے میں پہلا مضمون ’’اجتماعی اجتہاد کا مفہوم: ایک ارتقائی مطالعہ‘‘ کے عنوان سے ہے جسے راقم نے ترتیب دیا ہے۔ اجتماعی اجتہاد ایک جدید اصطلاح ہے جبکہ اس کا تصور قدیم ہے۔ اجتماعی اجتہاد سے مراد یہ ہے کہ علماء کی ایک جماعت مل کر قرآن وسنت کی گہرائیوں اور وسعتوں سے کسی مسئلے کا شرعی حکم نکالنے کے لیے مقدور بھر کوشش کرے۔ آج کل مسلم دنیا کے بہت سے ممالک میں علماء کی سرکاری اور غیر سرکاری قسم کی مجالس اور کمیٹیاں جدید مسائل میں اجتماعی فتویٰ جاری کرتی ہیں جو کہ اجتماعی اجتہاد ہی کی صورتیں ہیں۔ عصر حاضر میں کچھ علماء نے اجتماعی اجتہاد کے اس عمل کو جامع مانع تعریف کی صورت میں مدون کرنے کی کوشش کی ہے کہ جس کے نتیجے میں اجتماعی اجتہاد کی کوئی دس کے قریب اصطلاحی تعریفات وضع ہو چکی ہیں۔ اس مقالے میں ان جمیع تعریفات کا تقابلی اور تجزیاتی مطالعہ کرتے ہوئے اس عمل کے لیے مناسب تعریف اور اس کے لیے متعلقہ الفاظ کے انتخاب کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

دوسرے مقالے کا موضوع ’’اصول تفسیر کی تاریخ و تدوین‘‘ ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر جن اصولوں کی روشنی میں کی جاتی ہے، وہ اصول تفسیر کہلاتے ہیں۔ اس مقالہ میں اصول تفسیر کی تاریخ اور تدوین ہر سیر حاصل بحث کی گئی ہے کہ وہ کون کون سے مصادر یا فنون ہیں کہ جن میں اصول تفسیر سے متعلق ابحاث مدون ہوئی ہیں۔ یہ واضح رہے کہ اصول تفسیر کے نام سے اصول تفسیر پر بہت کم کتب لکھی گئی ہیں جبکہ اصول تفسیر کا بیان اکثر طور امہات تفاسیر کے مقدمات، علوم قرآن کی کتب اور اصول فقہ کے مصادر وغیرہ میں ہوا ہے۔ مقالے میں نہ صرف دور صحابہ اور دور تابعین میں تفسیر کے مصادر اور اصولوں کو بیان کیا گیا ہے بلکہ ان دونوں ادوار کی تفاسیر کی امتیازی خصوصیات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

تیسرے مقالے کا عنوان ’’خبر واحد کی حجیت: محدثین اور فقہاء کا نقطہ نظر‘‘ ہے۔ قرآن مجید ہو یا سنت رسول، دونوں کے منتقل ہونے کا بنیادی ذریعہ خبر ہی ہے۔ خبر واحد سے مراد ایسی خبر ہے کہ جسے نقل کرنے والے ایک، دو یا تین افراد ہوں۔ قرآن مجید اور خود سنت بھی اس بات پر متفق ہے کہ اگر اللہ کے رسول ﷺ کا قول، فعل اور تقریر (silent assertion) جب خبر واحد کے ذریعہ سے مخاطب تک پہنچے، تو وہ اس کے حق میں حجت (binding) بن جاتا ہے بشرطیکہ وہ خبر صحیح (authentic) ہو۔ اور خبر کے صحیح ہونے کی پانچ شرائط ہیں کہ سند میں راوی عادل ہوں، ضابط ہوں، سند میں انقطاع نہ ہو، سند اور متن میں شذوذ اور علت نہ ہو۔ اور فقہاء کی اکثریت نے بھی خبر کے صحیح ہونے میں اسی معیار کو قبول کیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چوتھا مقالہ ''ہدیہ اور اس کی شرعی حیثیت'' کے عنوان سے ہے۔ اس مقالے میں ہدیہ کی اہمیت کے ساتھ ساتھ اس میں اور رشوت میں فرق کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہمارے معاشرے میں رشوت کی بہت سی صورتوں کو ہدیے اور تحفے کے نام پر رواج دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مقالہ نگار نے رشوت کی ایسی تمام صورتوں کا ایک تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے کہ جنہیں حیلے بہانے سے ہدیہ اور ہبہ بنا کر شرعی جواز فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

پانچواں مقالہ ''عورت کی دیت کا مسئلہ'' کے عنوان سے ہے۔ اس مقالے میں احادیث نبویہ، آثار سلف، اجماعِ امت اور قیاس جیسے مصادر کی روشنی میں عورت کی دیت کے مسئلے پر گفتگو کی گئی ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ وراثت اور گواہی کی مانند دیت میں عورت کا نصف حصہ اس لیے ہے کہ عورت نان و نفقہ اور حق مہر وغیرہ کی صورت میں مالی حقوق تو حاصل کرتی ہے لیکن شرع کی طرف سے اس پر گھر کی کوئی مالی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ہے۔ عورت کی نصف دیت کو اس کے حق میں توہین اور استخفاف سمجھنے والے سخت غلطی پر ہیں کیونکہ نسب اور رضاعت وغیرہ جیسے مسائل میں عورتوں کے حقوق کو مردوں پر فائق رکھا گیا ہے اور اس میں مردوں کی کوئی توہین نہیں ہے بلکہ یہ ان کے دائرہ کار کے اعتبار سے حقوق کی مساوی تقسیم کا ایک طریق کار ہے۔

چھٹا مقالہ '' مصطلح "الولاية" في القرآن العظيم والحديث النبوي! دراسة وتحليلا ''کے عنوان سے ہے۔ اس مقالے میں علوم القرآن کی مباحث میں سے ایک مبحث غریب القرآن پر بحث کی گئی ہے، جو قرآن کریم کا ایک منفرد اعزاز ہے۔ مقالہ ہذا میں قرآن کریم کے مفردات میں سے مفرد (الولي) کے لغوی واصطلاحی معانی پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور معاشرے پر اس کے انطباقات کو واضح کیا گیا ہے۔

والسلام

مدیر مجلہ

ڈاکٹر حافظ محمد زبیر

© rasailojaraid.com